سوال

(109) حالتِ مرض میں پیدا ہونے والی بیٹی

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہندہ زید کی بیوی ہے اور عرصہ سے میاں بیوی آباد ہیں۔ اس اثنا میں زید بیوی کو گھر میں چھوڑ کر سفر میں چلا گیا۔ زید دس ماہ سفر میں رہ کر شعبان کی 27/تاریخ کو گھر میں واپس آیا بعدہ ہندہ مذکورہ کے بطن سے صفر 6تاریخ کو حالت مرض میں لڑکی پیدا ہوئی۔ سوال یہ ہے کہ یہ لڑکی صحیح النسب قرادری جائے یا نہیں؟ واضح رہے کہ زید کو اپنی بیوی ہندہ پر کسی قسم کا شک وشبہ نہیں ہے اور وہ مقر ہے کہ وہ میری ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ لڑکی شرعا ثابت النسب اور صحیح النسب قرار دی جائے گی۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں: الولد للفراش وللعاہر الحجر (البخاری مسلم وغیرہ) ثبوت نسب موقوف ہے ثبوت فراش اور ثبوت کے لئے امکان وطی کافی ہے (امکان استخدامی اور کراماتی نہیں بلکہ امکانی عادی)۔

علامہ شوکانی حدیث مذکور کی بابت لکھتے ہیں: وَظَاہِرُ الْحَدِيثِ أَنَّ الْوَلَدَ إنَّمَا يُلْحَقُ بِالْأَبِ بَعْدَ ثُبُوتِ الْفِرَاشِ، وَہُوَ لَا يَثْبُتُ إلَّا بَعْدَ إمْكَانِ الْوَطْءِ فِي النِّكَاحِ الصَّحِيحِ أَوْ الْفَاسِدِ، وَإِلَى ذَلِكَ ذَہَبَ الْجُمْہُورُ

(نیل الاوطار 72/7) وقد بسط النووی الکلام فی ہذہ المسئلة مع الرد علی الحنفیة فی شرح مسلم 37/10 فارجع الیہ

علامہ ابن تیمیہ اور ابن القیم کے نزدیک ثبوت فراش کے لئے محض امکان کافی نہیں ہے بلکہ وطی یقینی اور جماع محقق ضروری ہے لیکن علامہ شوکانی فرماتے ہیں: أن معرفة الوطی المحقق متعسرة جدا فاعتبار یؤدی الی بطلان کثیر من الانساب وہو یحتاط فیہا واعتبار مجرد الامکان یاسب ذلک الاحتیاط (نیل الاوطار 77/7) سوال میں صاف مذکور ہے کہ زید اور ہندہ عرصہ سے آباد ہیں اور زید کے سفر میں جانے تک دونوں آباد رہے اس صورت میں وطی ممکن ہی نہیں بلکہ محقق بھی ہے۔ بنا بریں امکان وطی بلکہ تحقق وطی اور وضع حمل کے درمیان کل مدت ایک برس تین ماہ 9 دن ہوئے جو اقل مدت حمل چھ ماہ سے زیادہ اور اکثر مدت حمل دو برس (علی قول الحنفیہ) یا چار برس (علی قول الشافعیہ) سے کم ہے پس ثبوت نسب کی شرط بلاشک وشبہ موجود ہے اس لئے یہ لڑکی ثابت النسب ہے خصوصا ایسی صورت میں جبکہ زید کو اپنی بیوی ہندہ پر کوئی شبہ نہیں ہے بلکہ مقر ہے کہ وہ لڑکی اس کی ہے اس لڑکی کے صحیح النسب میں شک نہیں کیا جاسکتا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب النکاح

صفحہ نمبر 241

محدث فتویٰ